سے غافل ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ آج ان کا قدم اپنی منزل اور شاہراہ منزل سے بالکل ناآشنا ہو کے رہ گیا ہے۔ حالانکہ نہ صرف اپنا فرض منصبی ہونے کی وجہ سے ان کو دین کی اقامت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے بلکہ اس لیے بھی کہ اس دین — یعنی اس نظام زندگی کے سوا اور کوئی دوسرا نظام، پریشانیوں کی ماری ہوئی دنیا اور مظلوم انسانیت کے درد کا درماں نہیں ہو سکتا۔

امید ہے کہ عام خواندہ حضرات اور علمائے دین، سب کے لیے یہ چھوٹی سی کتاب مفید ثابت ہوگی۔ (م-ا)

اسلام اور سود | از جناب ڈاکٹر انور اقبال صاحب قریشی، ایم۔ اے۔ صدر شعبہ معاشیات، جامعہ عثمانیہ حیدر آباد۔ دکن۔

شائع کردہ: ادارہ معاشیات، فاطمہ منزل، حمایت نگر، حیدر آباد، دکن۔ صفحات ۲۰۰ قیمت مجلد تین روپے۔

ہندوستانی مسلمانوں کی آنکھیں جو جدید مغربی علوم کے اولین مشاہدہ سے خیرہ ہو گئی تھیں۔ کہیں کہیں اب اپنی اصل فطری حالت کی طرف لوٹ رہی ہیں۔ چنانچہ زیر نظر کتاب "اسلام اور سود" میں مرعوب ذہنیت کے آثار نہیں پائے جاتے یعنی ڈاکٹر قریشی صاحب نے سود کی لعنت کو اسلام کے اصول و ضوابط کی کھینچ تان کر کے "کارِ خیر" ثابت کرنے کے بجائے خود معاشیات مغرب کی روشنی میں انسانیت کے لیے وجہ فساد ثابت کیا ہے۔ جناب مؤلف چونکہ معاشیات دور حاضر کے مختلف مدارس فکر سے اچھی طرح روشناس ہیں اس وجہ سے وہ اپنے مقالہ کو نباہنے میں کامیاب ہیں۔ ادھر "اسلامیات" سے بھی قابل قدر حد تک واقفیت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اور کتاب کا دوسرا باب اس کی شہادت دیتا ہے۔ مگر درحقیقت موضوع جس محققانہ و مجتہدانہ دینی بصیرت کا متقاضی تھا، وہ اگر استعمال میں آئی ہوتی تو اس موضوع سے تعلق رکھنے والے مشہور سوالات زیادہ اطمینان بخش استدلال کے ساتھ حل ہو سکتے۔ مگر پھر بھی ہمارے نزدیک اس کتاب کی بہت قدر و قیمت ہے۔ اس وجہ سے کہ اس نے اسلامی معاشیات کے دائرہ میں "علمی تجدید" کا راستہ کھول کر ارباب تجدد کو بتا دیا ہے کہ مسلمانوں کی پیشقدمی کس سمت میں ہونی چاہیے۔ علاوہ بریں معاشی مسائل سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو اس کے مطالعہ سے مفید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔

مجموعہ مقالات علمیہ | مرتبہ و شائع کردہ: مجلس ادارت، حیدر آباد اکاڈمی، حیدر آباد، دکن۔ قیمت درج نہیں۔

حیدر آباد اکاڈمی کی طرف سے علمی مقالات کے چند مجموعے پہلے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اور اس وقت ساتواں مجموعہ ہمارے سامنے ہے جس میں پانچ مضامین شامل ہیں۔ ان مضامین میں کوئی ایسا نہیں جو معلومات افزا نہ ہو، مگر گہری بات کہ دینی مزدوری ہے کہ لکھنے والوں کے خیالات کے گھوڑے کسی خاص مقصدی نقطۂ نظر کے کھونٹے سے بندھے ہوئے نہیں ہیں اس لیے ہر طرف منہ مار لیتے ہیں۔ مثلاً مجموعہ کے سب سے اہم مضمون "حقائقِ حیات انسانی" کو ہم نے کچھ زیادہ توجہ سے پڑھا اور اس میں یہ دیکھا کہ کہیں تو اس میں مادیت نمودار ہو جاتی ہے اور کسی موقع پر "اسلام" کی خفیف سی چمک ظاہر ہو جاتی ہے اور کہیں دونوں خلط ملط نظر آتے ہیں۔ دیانتدار اہل قلم کو ہمارا مشورہ یہ ہے کہ وہ اپنے متعلق خوب سوچ کر یہ فیصلہ کر لیں کہ وہ مسلمان ہیں یا کچھ اور۔ پھر اگر وہ اپنی نظر میں مسلمان ثابت ہوں اور مسلمان ہی رہنا چاہیں تو براہ کرم اپنے "قلم" کو بھی مسلمان بنائیں!